آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی، سال دوم، جون 2016 پرچہ اِسلامیات کے ای مارکنگ نکات

تعارف:

یہ دستاویز (SSC-II) اسلامیات کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ اِس میں جماعت دہم کے امتحانات سے ملنے والے طلبہ کے جوابات پر تاثرات شامل ہیں جو طلبہ کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اُجاگر کرتے ہوئے جوابات کے معیار کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ ممتحن تعلیمی نصاب کے حوالے سے سوال اس طریقے سے پوچھ سکتا ہے جس میں امیدوار کو نصابی تعلیم کے دوران فراہم کی جانے والی معلومات، فہم اور مہارتوں پر مبنی جواب دینا ہوتے ہیں۔ امیدوار کو اس بات کی آگہی ہونی چاہیے کہ وہ جواب تحریر کرتے وقت سوال کے کل نمبرات اور دی گئی خالی سطور کو مدِّ نظر رکھے۔ ایک طویل مگر غیر متعلقہ جواب زیادہ نمبروں میں اضافے کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ سوالات حل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت میں کمی واقع ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔

امیدواروں کو آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ کے سلیبس میں دیے گئے کلماتِ امریہ (command words) سے واقفیت ہونی چاہیے جو عام طور پر امتحانی سوالات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم یہ لازمی نہیں کہ امتحان کا ہر سوال کسی کلمہ ٔ امریہ سے شروع ہو۔ مثلاً سوالات 'کیوں'، 'کیسے' یا 'کس حد تک' جیسے الفاظ استعمال کر کے بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

ای۔مارکنگ نوٹس:

اس رپورٹ میں طالبِ علموں کی ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طالبِ علموں کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیہ کرتی ہیں، شامل ہیں۔ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات سے متعلق ہیں جن کی ایک ایک یا دو دو مثالیں یہاں بطور نمونہ دی گئی ہیں۔

ایس ایس سی II (جماعت دہم) کا اسلامیات لازمی پرچہ II چھے سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر 1 کے دو جُز (الف اور ب) ہیں جو نصاب میں شامل قرآن کے حصے سے لیے گئے ہیں۔ سوال نمبر 2 (جو کہ احادیث پر مشتمل ہے) کے بھی دو جُز (الف اور ب) ہیں ۔ سوال نمبر 3 اور 4 موضوعاتی مطالعے سے لیے گئے ہیں اور سوال نمبر 5 مسلم ثقافتوں سے لیا گیا ہے۔ جبکہ سوال نمبر 6 ERQ یعنی تفصیلی جواب کا سوال ہے۔ اس پرچے میں CRQs اور ERQs کے ذریعے طلبہ کی صلاحیت کی جانچ ہوتی ہے۔

سوال نمبر 1 (الف)

سورۂ احزاب میں گھروں میں داخلے کے حوالے سے جو تعلیمات بیان کی گئی ہیں اُن میں سے کسی **تین** تعلیمات کو بیان کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے جوابات صاف اور واضح انداز میں دیے ساتھ ہی اُن تعلیمات کا ذکر بھی کیا جو اللہ تعالیٰ نے گھروں میں داخل ہونے کے لیے بیان فرمائی ہیں۔

- گھروں میں بغیر اجازت اندر داخل نہیں ہونا چاہیے۔
- دروازے کی گھنٹی بجانا چاہیے اگر اندر سے جواب نہ آئے تو تین مرتبہ گھنٹی بجانے کے بعد واپس چلے جانا چاہیے۔
- کسی کے گھر دعوت میں جلدی نہیں جانا چاہیے۔
- کھانا کھانے کے فوراً بعد وہاں سے رخصت ہو جانا چاہیے۔

ایک دو اضافی نکات بھی تحریر کیے جو سوال سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لہٰذا بہتر جواب کے زمرے میں آیا۔

مثال:

سورۃ احزاب میں گھروں میں داخلے کے حوالے سے جو تعلیمات ہیں وہ درج ذیل ہیں : ۱) اگر کسی کے گھر
دعوت میں شرکت کی جائے تو اتنا جلدی نہ جایا جائے کہ کھانے کے پکنے کا انتظار کرنا پڑے اور
نہ ہی دیر تک بیٹھا جائے - ۲) بغیر اجازت گھر میں داخل نہ ہوا جائے اور نہ گھر کے اندر جھانکا
جائے - ۳) گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لی جائے یا اطلاع دی جائے یا پھر کھانسا یا
کھنکھارا جائے - ۴) گھر کے داخلے کی جگہ کے بالکل سامنے نہ کھڑا ہوا جائے بلکہ دائیں یا بائیں
ہو کر کھڑا ہوا جائے اور پردے کے پیچھے سے بات کی جائے -

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ نے جوابات نامکمل اور غیر واضح تحریر کیے جو سوال کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ کوئی نکتہ بھی درست تحریر نہیں کیا گیا۔ مثلاً

- تمھارے گھر آئیں تو دروازہ نہیں کھولنا۔
- یہ تمھارے گھروں پر قبضہ کر لیں گے۔
- اُنھیں گھر میں گھسنے نہیں دینا جب تک ان سے بیعت نہ لے لو۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ سورۂ احزاب میں دی گئی تعلیمات کی قطعاً تفہیم نہیں ہے۔

مثال:

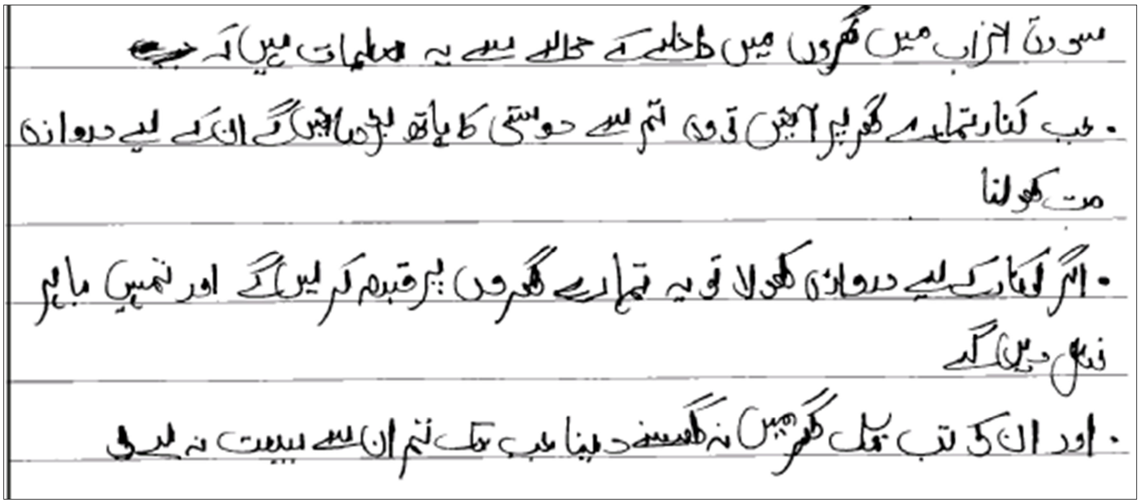
سورۃ احزاب میں گھروں میں داخلے کے حوالے سے یہ تعلیمات ہیں کہ جب

• جب کفار تمہارے گھر پر آئیں تو وہ تم سے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے ان کے لیے دروازہ مت کھولنا

• اگر کفار کے لیے دروازہ کھولا تو یہ تمہارے گھروں پر قبضہ کر لیں گے اور تمہیں باہر نکال دیں گے

• اور ان کو تب تک گھر میں نہ گھسنے دینا جب تک تم ان سے بیعت نہ لے لو

سوال نمبر 1 (ب)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۔

(سورۂ احزاب آیت 43)

ترجمہ: '' وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے، اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر مہربان ہے۔''

سورۂ احزاب کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مومنوں پر اس کی رحمت کس طرح نازل ہوتی ہے؟ **تین نکات** تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے اس سوال کو بہ خوبی سمجھا اور اپنی معلومات کی روشنی میں وہ تمام باتیں مکمل اور صحیح انداز میں تحریر کیں جو اس سوال کا تقاضا ہے۔

ہر نکتہ سوال کے عین مطابق تحریر کیا۔ مثلاً اکثر طلبہ نے تحریر کیا:

- تاکہ ہمیں صحیح اور غلط کا فرق بذریعۂ علم سمجھا سکیں۔
- تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر عقل کے ذریعے غور و فکر کر سکیں۔
- اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل سکیں۔
- تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر سکیں۔
- تاکہ ہم بارش اور ہوا کے ذریعے فصلیں اُگا سکیں ۔

مثال:

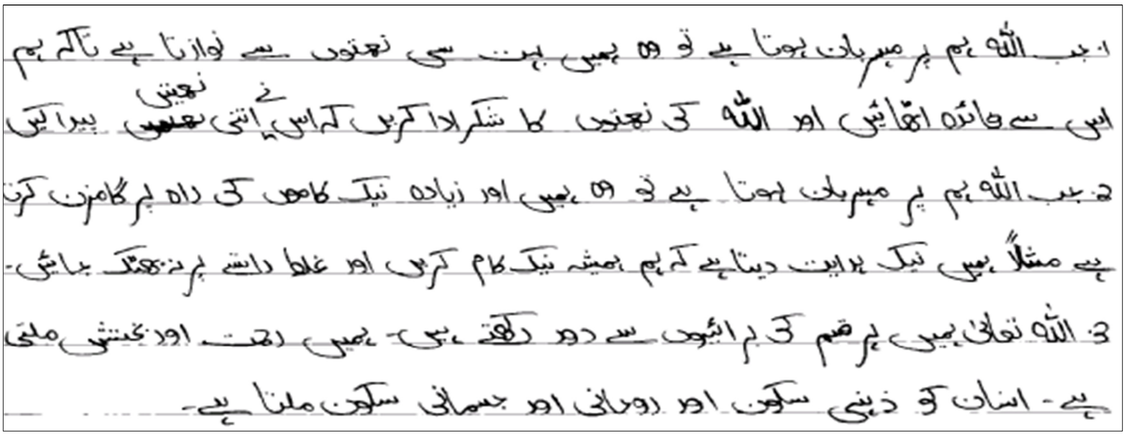

1. جب اللہ ہم پر مہربان ہوتا ہے تو وہ ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازتا ہے تاکہ ہم
اس سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں کہ اس نے اتنی نعمتیں پیدا کیں
2. جب اللہ ہم پر مہربان ہوتا ہے تو وہ ہمیں اور زیادہ نیک کاموں کی راہ پر گامزن کرتا
ہے مثلاً ہمیں نیک ہدایت دیتا ہے کہ ہم ہمیشہ نیک کام کریں اور غلط راستے پر نہ بھٹک جائیں۔
3. اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی برائیوں سے دور رکھتے ہیں۔ ہمیں رحمت اور بخشش ملتی
ہے۔ انسان کو ذہنی سکون اور روحانی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

- طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی تھی جو سوال کے مطابق ایک نکتہ بھی تحریر نہ کر سکی۔ جو نکات تحریر کیے وہ غیر متعلقہ تھے غیر واضح جملوں کی مدد سے جوابات تحریر کیے گئے۔ مثلاً:
- جب جنگ میں تھک گئے تو بارش کی شکل میں رحمت نازل کی۔
- جنگ کے وقت ان کی خراب حالت کی وجہ سے اُن پر بادل کی چادر اُڑھا دی۔ وغیرہ

مثال:

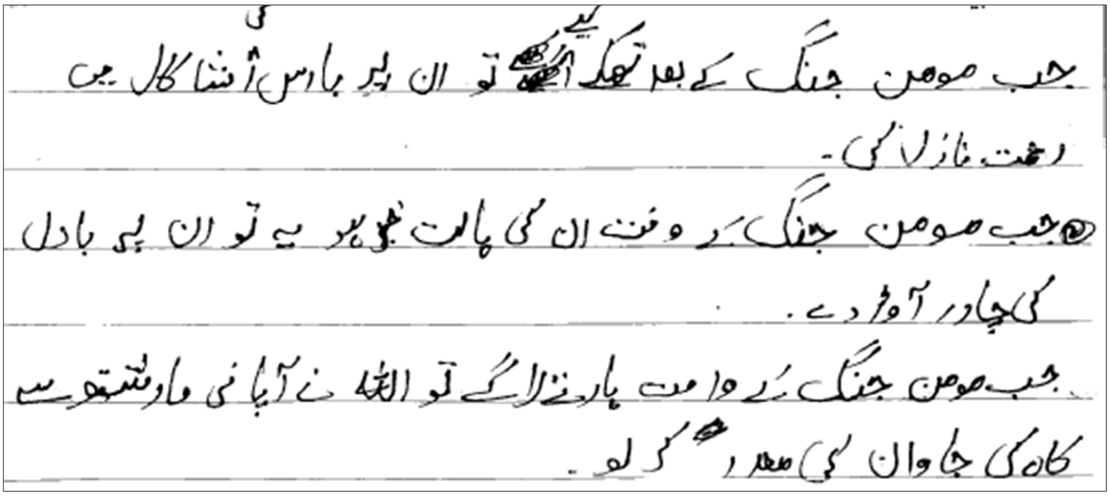
جب مومن جنگ کے بعد تھک گئے تو ان پر باری تعالیٰ نے اونگھ کی شکل میں رحمت نازل کی۔

جب مومن جنگ پر جانے لگے ان کی حالت خوف زدہ ہوئی تو ان پر بادل کی چادر اوڑھ دی۔

جب مومن جنگ کے دوران ہارنے لگے تو اللہ نے آسمانی فرشتوں سے کافروں کی جانوں کی مدد کر لی۔

سوال نمبر 2 (الف)۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

درج بالا حدیث کی روشنی میں وضاحت کیجیے کہ ایک شخص اپنی رعیت کی نگہبانی کس طرح کر سکتا ہے؟ **تین نکات** تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بخوبی سمجھا اور حدیث کے مطابق اپنے جوابات تحریر کیے۔ تحریر کردہ جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے حدیث کو سمجھا اور اس کا بہ غور مطالعہ کیا ہے۔

طلبہ کی کثیر تعداد نے تحریر کیا کہ ایک شخص کس طرح نگہبان ہے اور اس کو اپنی ذمے داریاں کس طرح نبھانی چاہیئں۔ جواب سے متعلق تمام نکات درست اور بہتر انداز میں تحریر کیے گئے۔ مثلاً

یہ حدیث **انسانوں کے احساسِ ذمے داری سے متعلق** ہے کہ **ہر ایک اپنی جگہ کسی نہ کسی طرح نگہبان** ہے کہ اُسے جو بھی ذمے داری سونپی گئی ہے

وہ پوری سمجھ بوجھ اور طاقت اور احساس کے ساتھ اُسے نبھائے۔

- اور یہ نگہبانی ایسا فرض ہے جس سے روگردانی کرنے والا انسان کسی بھی طرح معافی کے لائق نہیں ہے۔
- کسی بھی سلطنت کا حکمران اپنی رعایا کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کا ذمے دار ہے۔
- والدین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیے جواب دہ ہوں گے۔
- دنیا کا ہر شخص جو بھی کام کر رہا ہے وہ اپنی ذمے داریوں کے لیے جواب دہ ہے۔
- معاشرے میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمے داریوں کو پورا کرے۔ وغیرہ

مثال:

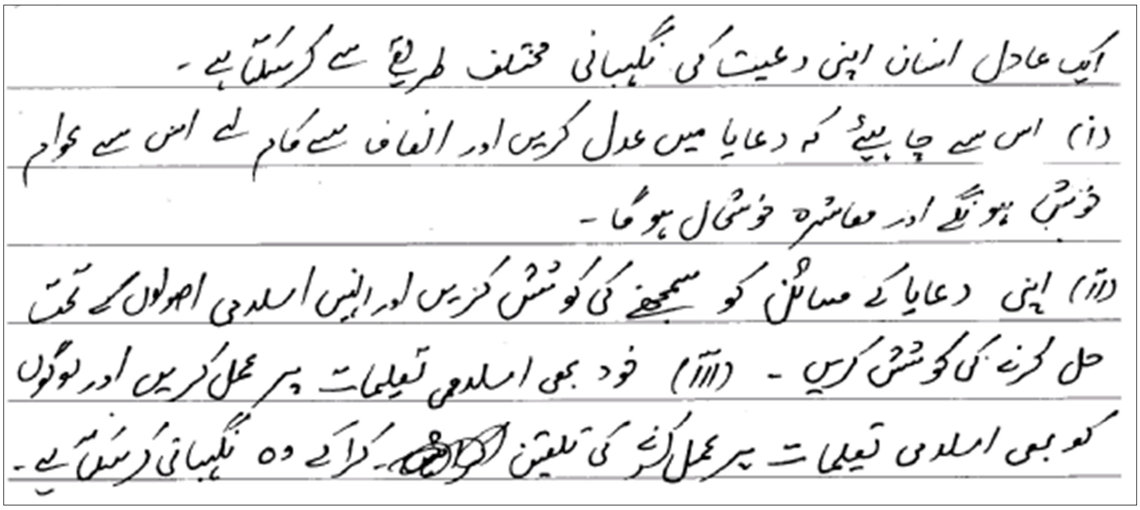
ایک عادل انسان اپنی رعیت کی نگہبانی مختلف طریقے سے کر سکتا ہے۔
(i) اس سے چاہیئے کہ رعایا میں عدل کریں اور انصاف سے کام لے اس سے عوام خوش ہونگے اور معاشرہ خوشحال ہوگا۔
(ii) اپنی رعایا کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کریں اور انہیں اسلامی اصولوں کے تحت حل کرنے کی کوشش کریں۔ (iii) خود بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کرائے وہ نگہبانی کر سکتا ہے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ کے جوابات میں نگہبانی کے کسی پہلو کی جانب نشاندہی نہیں ہو رہی ہے۔ جواب سے ظاہر ہے کہ حدیث کو سمجھا گیا اور نہ ہی سوال کو سمجھا گیا ہے۔ نیز غیر متعلقہ نکات بھی تحریر کر دیے گئے۔ مثلاً **رعیّت کی نگہبانی اسلام کے مطابق کر سکتا ہے۔ اس کے حال چال پوچھ سکتا ہے۔ اور دیکھ بھال کرتے ہوئے نگہبانی کرنا آسان ہے۔ رعیّت میں سب کے بارے میں پوری جانکاری ہوتی ہے۔** وغیرہ

مذکورہ نکات پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہیں رکھتے محض جواب کی جگہ کو پُر کرنے کے لیے یہ جوابات تحریر کیے گئے جو کچھ طلبہ کی ناقص معلومات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مثال:

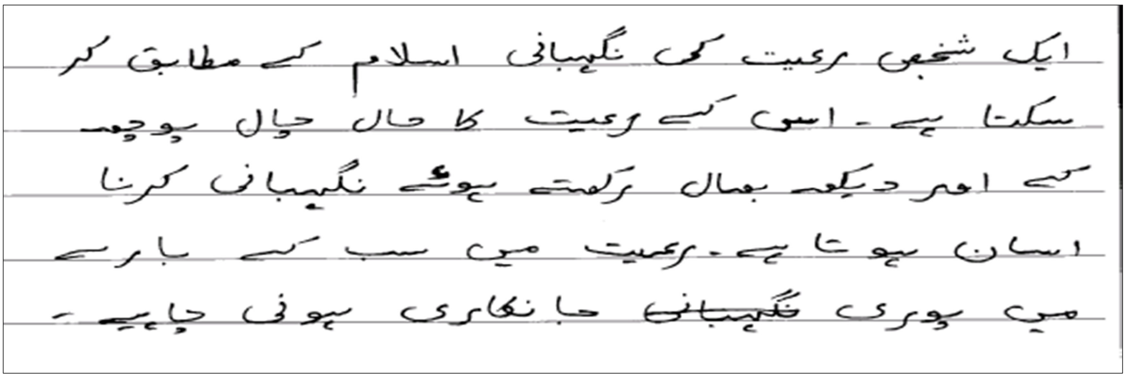

ایک شخص رعیت کی نگہبانی اسلام کے مطابق کر
سکتا ہے۔ اس کے رعیت کا حال چال پوچھ
کے اور دیکھ بھال رکھتے ہوئے نگہبانی کرنا
آسان ہوتا ہے۔ رعیت میں سب کے بارے
میں پوری نگہبانی جانکاری ہونی چاہیے۔

سوال نمبر2(ب)

مَنْ اِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ۔ (حدیث نمبر18)
درج بالا حدیث میں جن اعمال کے کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اُن میں سے کسی **تین** کی وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

زیادہ تر طلبہ نے اس سوال کے جوابات حدیث کی روشنی میں سوال کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے تحریر کیے جن سے طلبہ کی معلومات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حدیث کے معنی و مفہوم کو سمجھ کر جوابات تحریر کیے گئے۔ مثلاً

جہاد فی سبیل اللہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت بہتر انداز میں کی گئی ہے اور ان اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو جہاد کی صورت میں کیے جاسکتے ہیں۔

ان اعمال سے ہم اللہ تعالیٰ کو راضی رکھ سکتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔ لہٰذا جوابات مفصّل اور حدیث کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تحریر کیے گئے جوابات کا متن عمدہ اور سوال کے عین مطابق ہے۔

- اپنی زبان اور اعمال کے ذریعے وہ کام انجام دینا جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کاموں سے پرہیز کرنا جن کے کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا۔
- اپنی اصلاحی تحریروں کے ذریعے افراد معاشرہ کی رہنمائی اور اصلاح کرنا۔
- علمی اور مالی اعانت کے ساتھ اپنے وقت کی قربانی دینا تاکہ دین کی صحیح تعلیمات اور اخلاقی اقدار کو پھیلایا جاسکے جس سے لوگوں میں شعور بیدار ہو اور جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔

- تبلیغ دین کی خاطر صعوبتیں برداشت کرنا اور اس عمل پر ڈٹے رہنا۔
- مسلمانوں کے لیے آسانیاں فراہم کرنا اور اپنی محنت اور مال کے ذریعے دین کی خدمت کرنا۔ مثلاً مسجدیں تعمیر کروانا، پانی کے کنویں کھدوانا، سایہ دار درختوں کا لگانا تاکہ مسافران کے نیچے کچھ دیر ستالیں اور اپنی اگلی منزل کی طرف اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔
- دین کی سربلندی کے لیے کوشش کرنا۔
- کتاب و سنّت کی تبلیغ کرنا اور دین کی تعلیمات پھیلانے میں آنے والی مشکلات کا سامنا کرنا۔
- حصولِ علم کے لیے سعی کرنا اور دوسروں کو سکھانا۔
- دین کی خاطر قربانیاں دینا۔

مثال:

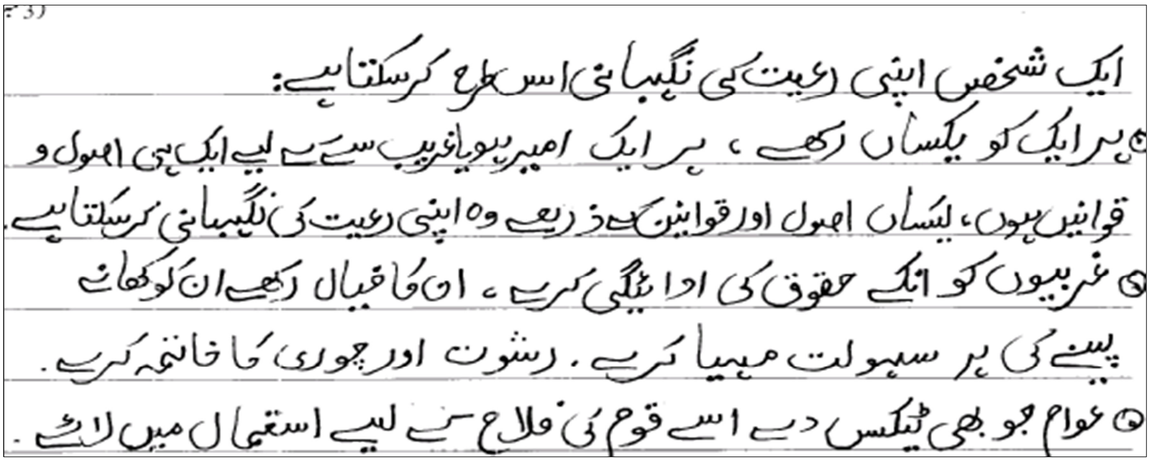

ایک شخص اپنی رعیت کی نگہبانی اس طرح کر سکتا ہے:
① ہر ایک کو یکساں رکھے، ہر ایک امیر ہو یا غریب سب کے لیے ایک ہی اصول و قوانین ہوں، یکساں اصول اور قوانین کے ذریعے وہ اپنی رعیت کی نگہبانی کر سکتا ہے۔
② غریبوں کو انکے حقوق کی ادائیگی کرے، ان کا خیال رکھے ان کو کھانے پینے کی ہر سہولت مہیا کرے۔ رشوت اور چوری کا خاتمہ کرے۔
③ عوام جو بھی ٹیکس دے اسے قوم کی فلاح کے لیے استعمال میں لائے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے حدیث کے معنی و مفہوم کو سمجھے بغیر جوابات تحریر کیے۔ قدموں کو غبار آلود کرنے سے کیا مراد ہے اس کے متعلق کوئی نکتہ نہیں لکھ سکے۔ مثلاً لکھا گیا کہ

- لوگوں سے تعلقات بہتر رکھنے کے لیے کسی خوش خبری کے سننے پر مبارک باد دینی چاہیے۔
- بیمار کی عیادت کے لیے جانا چاہیے۔
- تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دینا چاہیے۔

یہ وہ نکات ہیں جو سوال کے جواب کے لیے غیر ضروری ہیں۔

مثال:

۱) جب ہم کسی کے بارے میں خوشخبری سنیں تو ان کو مبارک باد
دینی چاہیئے ۔ اس سے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔
۲) اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جانا چاہیئے ، اس سے محبتیں بڑھتی
ہیں۔
۳) اگر کوئی آپ کو تکلیف پہنچائے تو اس کو معاف کر دینا چاہیئے ، اس سے معاشرے
میں اخوت و مساوات قائم ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3

مکہ سے مدینہ ہجرت کے نتیجے میں مسلمانوں کو جو آسانیاں حاصل ہوئیں ان میں سے کوئی **چار** تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے موضوع سے متعلق بہتر تفہیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمدہ جوابات تحریر کیے جو سوال کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً

ہجرت کے باعث دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے آسانیاں میسر آئیں۔

- مسلمانوں کے لیے دینی تعلیمات کو حاصل کرنا آسان ہو گیا۔
- ہجرت سے مسلمان دنیائے کفر سے دنیائے اسلام کی طرف آئے۔
- مسلمان آزادی سے اللہ تعالٰی کی عبادت اور باجماعت نماز قائم کرنے کے قابل ہوئے۔
- اسلام تیزی سے دوسرے علاقوں کی طرف پھیلنے لگا۔
- آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اسلام کی تعلیمات کو عملاً نافذ فرمایا۔
- مدینے میں مسلمانوں کو آزادی سے عبادت اور تبلیغ دین کے مواقع میسر آئے۔

مثال:

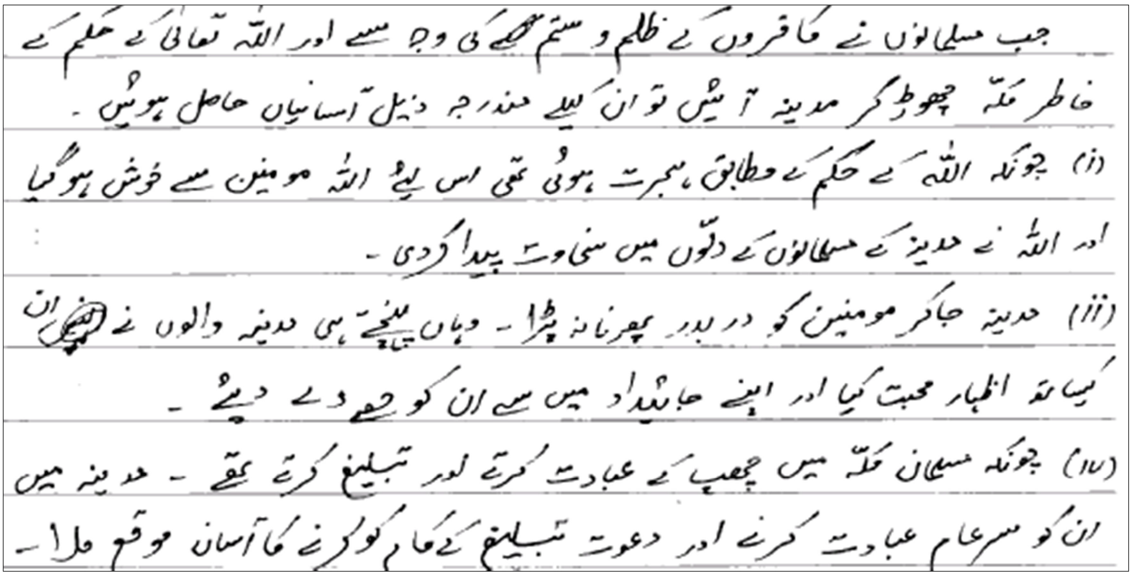
جب مسلمانوں نے کافروں کے ظلم و ستم سہنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خاطر مکّہ چھوڑ کر مدینہ آ پہنچے تو ان کیلئے مندرجہ ذیل آسانیاں حاصل ہوئیں۔
(i) چونکہ اللہ کے حکم کے مطابق ہجرت ہوئی تھی اس لیئے اللہ مومنین سے خوش ہو گیا اور اللہ نے مدینہ کے مسلمانوں کے دلوں میں سخاوت پیدا کر دی۔
(ii) مدینہ جاکر مومنین کو در بدر پھرنا نہ پڑا۔ وہاں پہنچتے ہی مدینہ والوں نے ان کے ساتھ اظہار محبت کیا اور اپنے جائیداد میں سے ان کو حصے دے دیئے۔
(iii) چونکہ مسلمان مکّہ میں چھپ کے عبادت کرتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ مدینہ میں ان کو سرعام عبادت کرنے اور دعوت تبلیغ کے کام کو کرنے کا آسان موقع ملا۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے سوال کو سمجھے بغیر جوابات لکھے ہیں۔ مثلاً **ہجرت کے فوائد** کے بجائے **ہجرت کے اسباب** اور غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور غیبی مدد، اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ہجرت کو آسان بنانے کے لیے ہجرت کے دوران بارش برسائی، فرشتوں کے نزول کے ذریعے مومنوں کی مدد کی یعنی دوران ہجرت کے حالات بتائے گئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوال کو سمجھا نہیں گیا اور اپنے طور پر جوابات تحریر کیے گئے۔

مثال:

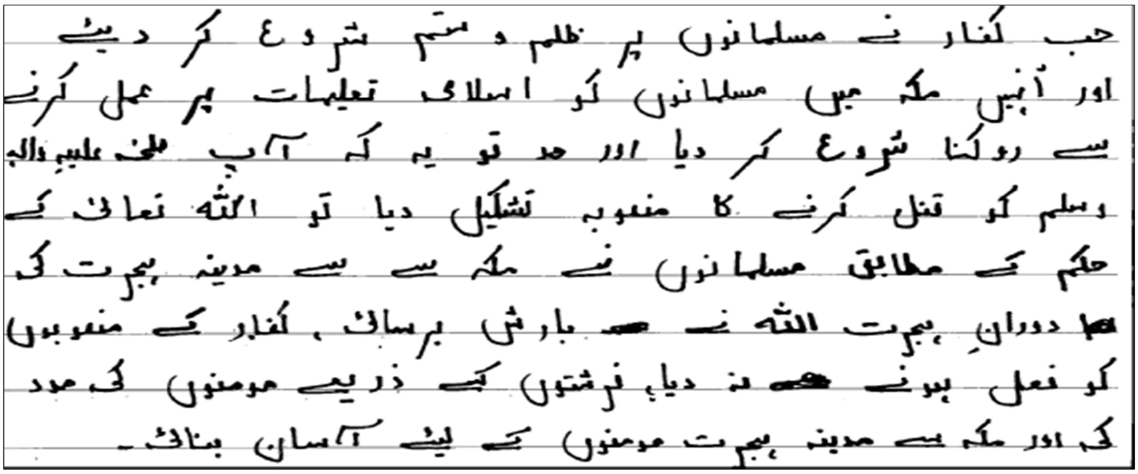
جب کفار نے مسلمانوں پر ظلم و ستم شروع کر دیئے اور انہیں مکہ میں مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکنا شروع کر دیا اور حد تو یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ تشکیل دیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں نے مکہ سے سے مدینہ ہجرت کی۔ دورانِ ہجرت اللہ نے بارش برسائی، کفار کے منصوبوں کو نعل ہونے نہ دیا، فرشتوں کے ذریعے مومنوں کی مدد کی اور مکہ سے مدینہ ہجرت مومنوں کے لیئے آسان بنائی۔

سوال نمبر 4

قرآن مجید انسان کی عملی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ دیے گئے بیان کی **چار** مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کثیر تعداد نے سوال کو بہتر طور پر سمجھ کر اس کا جواب تحریر کیا۔ قرآنی ہدایات اور زندگی کے چار مختلف عملی پہلوؤں کو مثال بنایا ہے ہر پہلو منفرد اور مکمل ہے۔ کچھ طلبہ نے بہترین الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بہتر جوابات تحریر کیے اور نصاب سے ہٹ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق ضروری سمجھتے ہوئے تحریر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جواب بہت بہتر اور عمدہ لکھے گئے ۔ جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ نے اپنے مشاہدے اور تجربے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نکات تحریر کیے۔ قرآنِ مجید انسان کی عملی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ مثلاً

- قرآن مجید اُن تمام اعمال کی وضاحت کرتا ہے جن کا جاننا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔
- سیاسی، بین الاقوامی معاملات اور اخلاقی رویّوں کے متعلّق جامع تعلیمات پیش کرتا ہے۔
- انسان کی انفرادی زندگی، اس کے اجتماعی و معاشرتی حقوق و فرائض اور اس کے معاشی و اقتصادی امور کے متعلّق بنیادی ہدایات بھی قرآن مجید میں موجود ہیں۔
- اس میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاقی تعلیمات غرض زندگی کے ہر پہلو کے متعلّق رہنمائی موجود ہے۔ وغیرہ

مثال:

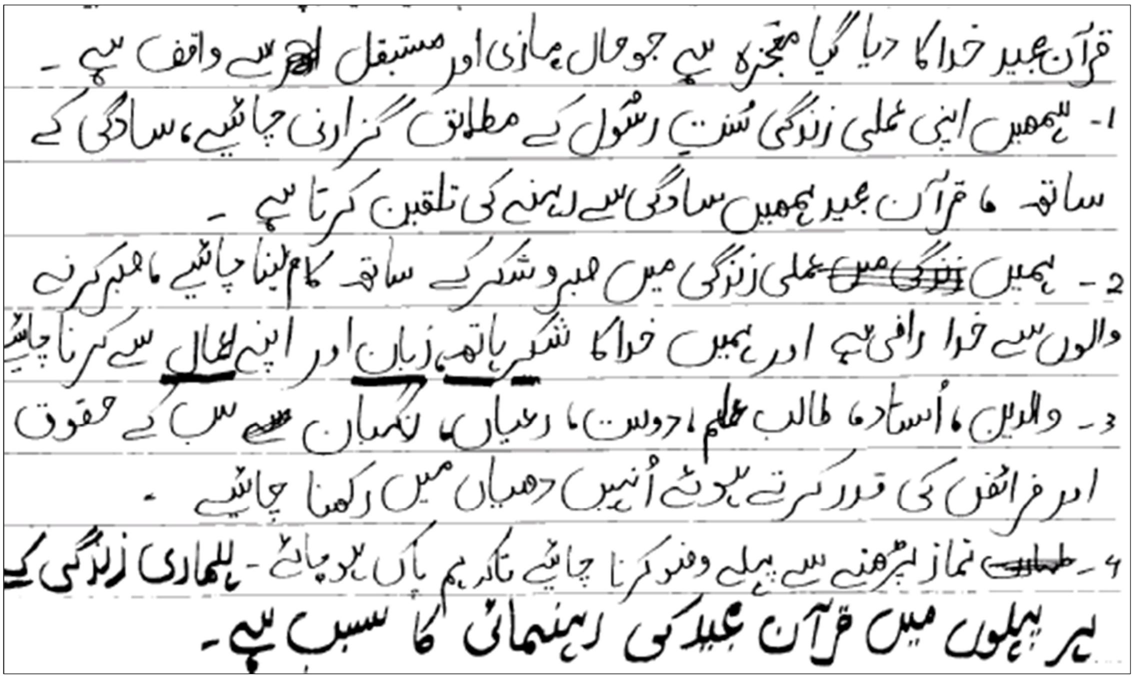

قرآن مجید خدا کا دیا گیا معجزہ ہے جو حال ماذی اور مستقبل سے واقف ہے ۔
1- ہمیں اپنی عملی زندگی سُنتِ رسُولؐ کے مطابق گزارنی چاہیئے، سادگی کے
ساتھ ، قرآن مجید ہمیں سادگی سے رہنے کی تلقین کرتا ہے ۔
2 - ہمیں ~~زندگی میں~~ عملی زندگی میں صبر و شکر کے ساتھ کام لینا چاہیئے ، صبر کرنے
والوں سے خدا راضی ہے اور ہمیں خدا کا شکر ہاتھ، زبان اور اپنے اعمال سے کرنا چاہیئے
3 - والدین ، اُستاد ، طالب علم ، دوست ، رعیاں ، نگہبان سب کے حقوق
اور فرائض کی قدر کرتے ہوئے اُنہیں دھیان میں رکھنا چاہیئے ۔
4 - ~~طہارت~~ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنا چاہیئے تاکہ ہم پاک ہو جائیں - ہماری زندگی کے
ہر پہلوں میں قرآن مجید کی رہنمائی کا سبب ہے ۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد نے اس سوال کا جواب نہیں لکھا جن کم طلبہ نے جواب لکھا وہ سوال سے بالکل ہٹ کر تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ نے اس سوال کو غور سے پڑھا ہی نہیں۔ لہٰذا اس سوال سے متعلق ان کی معلومات ناقص ہیں۔ مثلاً لکھا گیا کہ قرآن مجید

- ہدایت ور ہنمائی کی کتاب ہے۔
- آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کی تحریری مثال ہے۔
- اس میں زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔
- یہ دوسری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔
- یہ مکمل زاب تہ (ضابطۂ حیات) ہے۔

الفاظ کا چناؤ بھی بہتر طور پر نہیں کیا گیا اور املا کی غلطیاں بھی موجود ہیں۔

مثال:

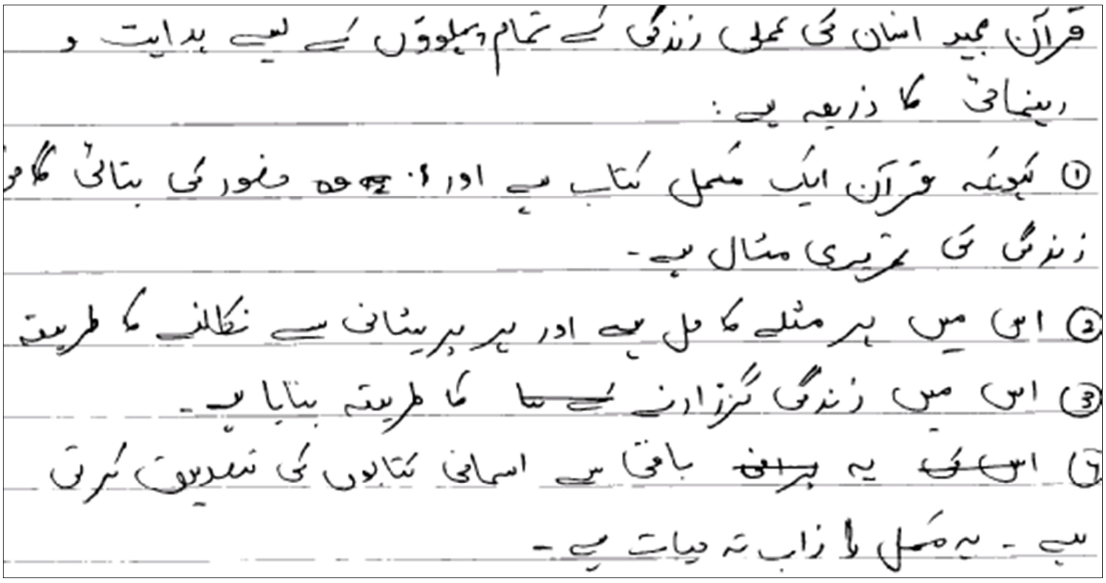
قرآن مجید انسان کی عملی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ہدایت و
رہنمائی کا ذریعہ ہے:
① کیونکہ قرآن ایک مکمل کتاب ہے اور وہ حضور کی بتائی گئی
زندگی کی بہترین مثال ہے۔
② اس میں ہر مسئلے کا حل ہے اور ہر پریشانی سے نکلنے کا طریقہ
③ اس میں زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا ہے۔
④ اس یہ باقی سے اسلامی کتابوں کی تصدیق کرتی
ہے۔ یہ مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

سوال نمبر 5۔

ڈاکٹر سلیم الزّماں صدّیقی کی علمی خدمات **چار** نکات کے ذریعے واضح کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت کے تحریر کردہ جوابات واضح اور مکمل ہیں اور ڈاکٹر سلیم الزّماں صدیقی کی علمی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے جوابات تحریر کیے گئے ہیں۔ طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کا عمدہ اظہار ان کے تحریر کردہ جوابات میں نظر آتا ہے سوال کو سمجھ کر طلبہ نے اپنی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے بہتر جوابات تحریر کیے ہیں۔ مثلاً

- ایچ ای جے H.E.J ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری کے بانی اور ڈائریکٹر تھے۔
- سلیم الزماں صدیقی مصور، شاعر اور مغربی موسیقی میں بھی ماہر تھے۔ ان کی پینٹنگز کے لیے امریکہ میں ایک نمائش کا انعقاد بھی ہوا۔
- انہوں نے نیم کے درخت، اس کی چھال اور اس کے پھل یعنی نمکوری پر تحقیق کی۔
- انہوں نے نیم کے تیل سے تین دوائیں بنائیں۔

مثال:

> ۱. ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے پودوں سے دوائیں بنانے کا کام سرانجام دیا۔ انھوں نے کیمیا میں بے شمار خدمات انجام دیں ہیں۔ ریسرچ کے ذریعے انھیں پودوں میں موجود فوائد کا پتہ چلا۔
> ۲. انھوں نے ۳۰۰ مقالے اور ۵۰ دواؤں کے فارمولے بھی تیار کیے۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی وہ اپنی علمی خدمات مختلف سائنسی اداروں کو دیتے رہے اور بے شمار تحقیقات کیں دواؤں پر۔
> ۳. وہ حکیم اجمل کے ساتھ اپنی علمی خدمات سرانجام دیتے رہے اور ان کی ریسرچ سینٹر میں بے شمار ریسرچ بھی کیں۔ اور تحقیق سائنس کونسل کے چیئرمین بن کر بھی بے شمار علمی خدمات سرانجام دیں
> ۴. پاکستان آنے کے بعد انھوں نے اپنی علمی خدمات جامعہ کراچی کو پیش کیں۔ وہیں انھوں نے HALLY کا دمدار ستارہ بھی دو مرتبہ دیکھا اور اس کی نشاندہی کی اور وہاں بھی لوگوں تک اپنی علمی تحقیقات کو پہنچایا۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ کے جوابات میں جو معلومات درج کی گئی ہیں وہ ڈاکٹر سلیم الزّماں صدیقی کے بارے میں نہیں ہیں۔

جو کچھ بھی تحریر کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر موضوع اور شخصیت کے بارے میں انتہائی ناقص معلومات پر مبنی ہے۔

کسی بھی شخصیت کے بارے میں لکھنے کے لیے اس کے بارے میں اور اس کے علمی کارناموں کے بارے میں جاننا نہایت ضروری ہوتا ہے جو کہ بعض جوابات میں معدوم تھا۔

مثال:

> ان کی ایک کتاب جن کا نام سپرٹ آف اسلام ہے۔ ان کی لکھی ہوئی کتاب آج تک ہر جگہ پڑھی جاتی ہے۔ وہ بہت ہی اچھے طبیب تھے۔ ان کی تصنیف کا نام کمیاں ہے۔ انہوں نے ڈانت، کان، منہ، ہاتھ وغیرہ کے بارے میں بھی بہت معلومات حاصل کی۔

سوال نمبر 6 (الف)۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ (سورۂ مدثر، آیات 5-4)

"اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو۔"

درج بالا آیت کی روشنی میں طہارت کے اطلاق اور اس کے اثرات پر **چار** نکات تحریر کیجیے۔ نیز اپنے جواب میں **ایک** حدیث کا حوالہ بھی دیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ نے بڑی فصاحت سے سوال کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہترین جواب تحریر کیے۔ طہارت کا تعارف اور اہمیت بتانے کے ساتھ درست حدیث نبوی بھی تحریر کی ہے اور طہارت کے اثرات کو بھی بہتر انداز میں نکات کی صورت میں بیان کیا ہے۔ مثلاً

- دل میں خوفِ خدا، بُرائیوں سے بچنا، ایمان میں پختگی اور استقامت اور نظریات و خیالات کی پاکیزگی سے حاصل ہو سکتی ہے۔
- عملی زندگی میں اس کے اطلاق اور ترغیب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سوال کے جوابات بہتر انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔

مثال:

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کو بہت اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ عبادت کو تب تک قبول نہیں کرتا جب تک جسم، لباس اور عبادت کی جگہ پاک نہ ہو۔ عبادت کو قبول کرنے کے لئے پاکیزگی ضروری ہے۔

طہارت کے معنی پاک ہونے کے ہیں۔ اسلام میں طہارت دو طریقوں سے کی جا سکتی ہے اوّل وضو، دوئم غسل۔ اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا واجب ہے۔ ہم ہمارے مذہب میں ہر عبادت سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ ہم اپنے رب کی عبادت پاک صاف ہو کر کریں اور ناپاکی سے گریز کریں۔ اسلام میں صرف جسم نہیں بلکہ لباس اور عبادت کی جگہ کو بھی پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

وضو میں فرض ہے کہ چہرے کو اچھی طرح سے دھوئیں، سر کا مسح کریں، ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئیں اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ یہ بات دھیان دی جائے کہ پہلے جسم کے دائیں اعضا کو دھوئیں اور پھر بائیں اعضا کو۔ اور جسم

غسل میں فرض ہے کہ ناک میں پانی ڈالا جائے، کلی کی جائیں اور جسم کے ہر حصہ

کو اچھی طرح سے تر کریں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے"۔

اس حدیث سے ہم طہارت کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایمان تب ہی مکمل ہوتا ہے جب ہم پاک صاف رہتے ہیں کیونکہ ناپاک جسم سے نہ تو اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں اور نہ ہی ایمان کو مکمل کر سکتے ہیں۔

طہارت کے اثرات

① اگر ایک انسان باقاعدہ پاک صاف رہتا ہے تو وہ تندرست رہتا ہے اس کو ہر طرح کی بیماری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کچھ بیماریوں کی وجہ سے ہی ناپاکی ہے۔

② عبادت میں دل لگتا ہے اور عبادت اچھی طریقہ پاک صاف ہو کر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

③ اگر پاک صاف رہیں تو لوگ اس شخص سے متاثر ہوتے ہیں اور اسکو پسند کرتے ہیں۔

④ جس معاشرے میں طہارت عام ہوگی وہ معاشرہ ترقی یافتہ معاشرہ

④ جس معاشرے میں طہارت عام ہوگی وہ معاشرہ ترقی یافتہ معاشرہ
ہوگا کیونکہ نہ اس میں برائی ہوگی اور نہ ہی بیماریاں۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے غیر واضح جواب تحریر کیا۔ ' طہارت ' اور اس کے اطلاق کے بارے میں کوئی جملہ تحریر نہیں کیا۔ صرف طہارت کے اثرات وہ بھی غیر واضح اور نامکمل تحریر کیے۔ مثلاً

- انسان پُر امن ہو جاتا ہے۔
- نیکی کے راستے پر چلتا ہے۔
- انسان ناپاکی سے دور ہوتا ہے۔
- انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ وغیرہ

مثال:

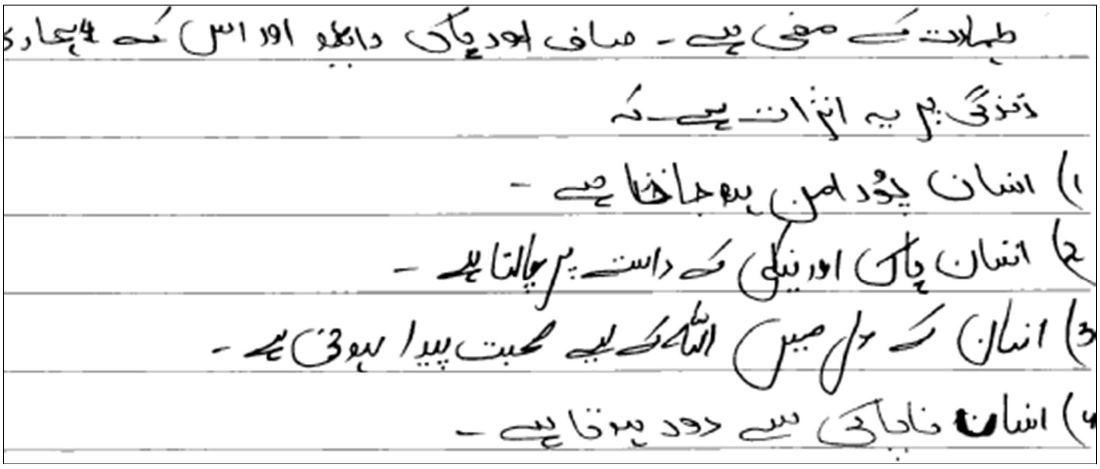
طہارت کے معنی ہے - صاف اور پاک رہنا اور اس کے فوائد
زندگی پر یہ اثرات ہے کہ
1) انسان پُرامن ہو جاتا ہے -
2) انسان پاک اور نیکی کے راستے پر چلتا ہے -
3) انسان کے دل میں اللہ کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے -
4) انسان ناپاکی سے دور ہوتا ہے -

<u>سوال نمبر6(ب)۔</u>

تین نکات میں عائلی زندگی کی اہمیت وفوائد کا جائزہ لیجیے۔ نیز اپنے جواب میں **ایک** حدیث کا حوالہ بھی دیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے سوال کو سمجھ کر بہتر انداز میں عائلی زندگی کی درست تعریف تحریر کی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کی اہمیت کو ممکنہ طور پر بہترین انداز میں تحریر کیا۔ عائلی زندگی کے فوائد کو ہر پہلو سے بھرپور انداز میں تحریر کیا ہر نکتہ دوسرے نکتے سے مختلف نظر آیا اور حدیث نبوی کا مفہوم بھی تحریر کیا۔

تین نکات کے ذریعے عائلی زندگی کی اہمیت اور فوائد کی وضاحت بھی کی گئی۔

عائلی زندگی کے معنی و مفہوم۔ **<u>خاندانی زندگی</u>**

- اِسلام نے اپنے معاشرتی نظام میں خاندان کو ایک بنیادی جز قرار دیا ہے۔ جو میاں بیوی اور ان کے بچوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
- میاں بیوی یعنی زوجین کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق کا ذکر قرآنِ مجید میں موجود ہے۔
- بچوں کے والدین پر حقوق نیز بچوں پر والدین کے حقوق سے متعلق فرائض ہیں۔
- ایسے گھرانے جو اسلامی اقدار پر قائم اور استوار ہوں آگے چل ایک اسلامی معاشرے کو جنم دیتے ہیں جس میں ہر فرد کو دوسرے افراد کا لحاظ و پاس رکھنا ہوتا ہے۔

ایک حدیث بھی تحریر کی گئی۔ ترجمہ " تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔'

مثال:

عائلی زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جو انسان پیدا ہونے سے لے کر مرنے
تک اپنے خاندان میں گزارتا ہے۔ عائلہ سے مراد بیوی کے ہے جس سے اس
شخص کا خاندان پورا ہوتا ہے۔ عائلی زندگی ایک شخص کے لئے بہت
اہم ہوتی ہے اس کے بنا انسان کا اس معاشرے میں رہنا مشکل ہو سکتا
ہے۔ عائلی زندگی سے ہمیں درج بالا فوائد حاصل ہوتے ہیں :-

① ہماری خاندانی زندگی ہمیں پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک ساتھ دیتی
ہے اور یہ ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہماری پرورش کرتے ہیں۔ ہمارا
اپنا خاندان ہی ہوتا ہے جو ہماری خوشی میں خوش اور غم میں شریک ہوتا ہے
اور یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے مرنے کے بعد ہمارے لیے مغفرت
کی دعائیں کرتے ہیں۔

② ہمارا اس دنیا میں آنے کے بعد ہمارا خاندان ہی ہماری تربیت
کرتا ہے اور ہمیں صحیح غلط میں فرق سمجھاتا ہے۔ ہمیں بتاتا ہے

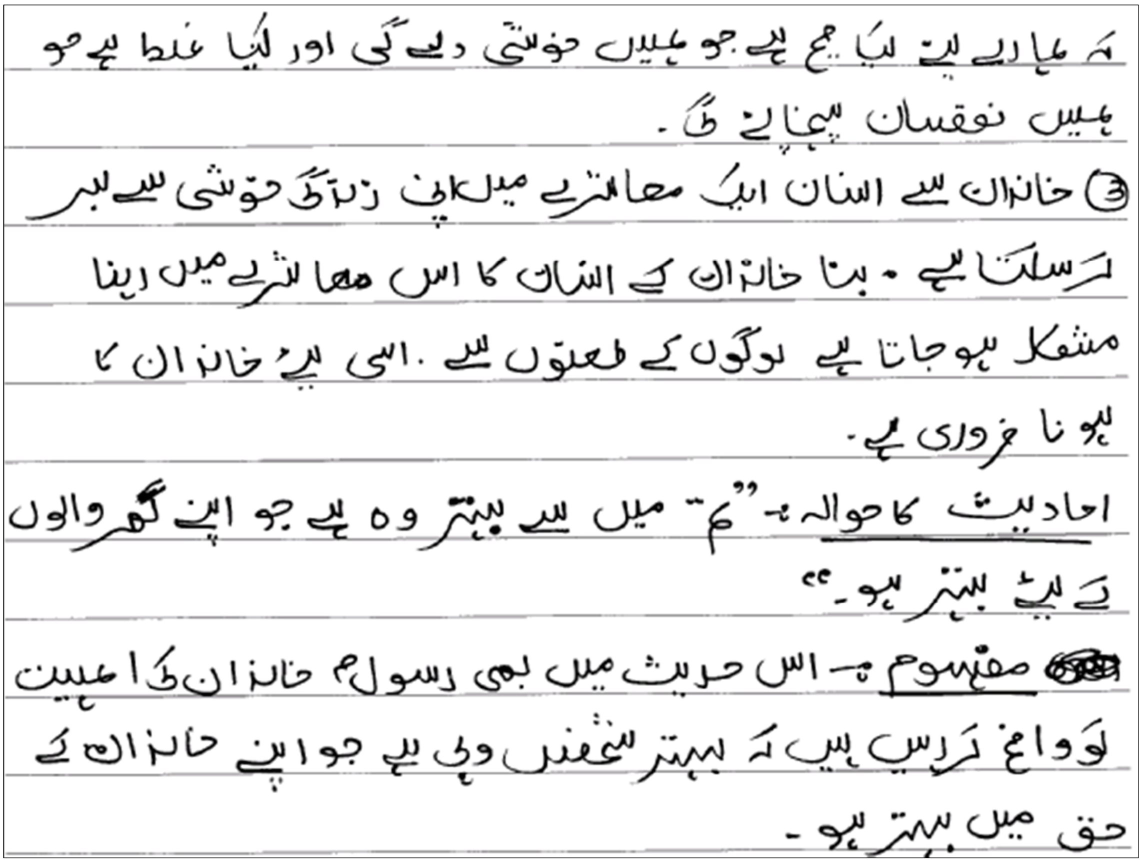

کہ ہمارے لیے کیا صحیح ہے جو ہمیں خوشی دے گی اور کیا غلط ہے جو
ہمیں نوقسان پہنچائے گا۔
③ خاندان سے انسان ایک معاشرے میں اپنی زندگی خوشی سے بسر
کر سکتا ہے۔ بنا خاندان کے انسان کا اس معاشرے میں رہنا
مشکل ہو جاتا ہے لوگوں کے طعنوں سے۔ اسی لیے خاندان کا
ہونا ضروری ہے۔
احادیث کا حوالہ:- "تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں
کے لیے بہتر ہو۔"
مفہوم:- اس حدیث میں بھی رسول ﷺ خاندان کی اہمیت
کو واضح کرتے ہیں کہ بہتر شخص وہی ہے جو اپنے خاندان کے
حق میں بہتر ہو۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے اس سوال کا درست جواب تحریر نہیں کیا۔ مثلاً

عائلی زندگی کو زندگی کا ایک پہلو قرار دیا جس میں تحریر کیا کہ

- اچھے اور بُرے میں فرق کیا جاتا ہے۔
- عبادات بجالانا، سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا۔
- کسی پر احسان کرنا اور ضرورت کے وقت کسی کے کام آنا۔ وغیرہ

مثال:

عائلی زندگی:

i) عائلی زندگی، زندگی کا وہ پہلو ہے جس میں انسان اچھے بُرے میں فرق پہچانتا ہے اور اس پر عمل پیدا ہوتا ہے۔

ii) عائلی زندگی میں ہم زیادہ عبادات بجا لاسکتے ہیں اور اس کی اہمیت جان سکتے ہیں۔

iii) عائلی زندگی میں ہم ~~عزت و احترام~~

<u>ختم شد</u>